ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو اس طرح اس کی ذلت و حقارت اور اس کے فتنے کی بڑائی بیان کی کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔

نواس بن سمعان رضي اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو اس طرح اس کی ذلت و حقارت اور اس کے فتنے کی بڑائی بیان کی کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں ہے۔ چنانچہ جب ہم (بعد میں) آپ ﷺ کے پاس گئے، تو آپ ﷺ ہمارے اندر موجود اضطراب کو بھانپ گئے۔ پس آپ ﷺ نے پوچھا: تمھارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! صبح آپ نے دجال کے فتنے کا ذکر کیا اور اسے حقیر اور خطرناک کرکے بیان کیا، یہاں تک کہ ہم نے اس کی بابت یہ گمان کیا کہ وہ یہاں کھجوروں کے جھنڈ میں ہی موجود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دجال کے علاوہ اور چیزوں سے مجھے تمھاری بابت زیادہ شدید اندیشہ ہے، اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو تمھاری جگہ میں خود اس سے نمٹ لوں گا۔ اور اگر میری زندگی کے بعد نکلا تو ہر آدمی خود اپنے نفس کا دفاع کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا جانشین ہے (میری بجائے اللہ نگران ہے)۔ وہ دجال نوجوان اور گھنگریالے بالوں والا ہوگا۔ اس کی ایک آنکھ ابھری ہوئی ہوگی۔ گویا کہ میں اسے عبد العزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ اگر تم میں سے کوئی اسے پائے، تو اس پر سورت کہف کی ابتدائی آیات پڑھے۔ وہ شام اور عراق کے درمیانی راستے پر نکلے گا۔ اور پھر دائیں بائیں (ہرطرف) فساد برپا کرے گا، اے اللہ کے بندوں! (اس وقت) ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ وہ کتنی مدت زمین پر ٹھہرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن: ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک ماہ کے برابر اورایک دن جمعہ (یعنی ایک ہفتہ) کے برابر، اور اس کے باقی دن تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تم اس کا اندازہ کر کرکے پڑھنا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! زمین میں اس کی تیز رفتاری کس قدر ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بارش کی طرح، جس کو ہوا پیچھے کی طرف سے دھکیل رہی ہو۔ وہ لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے گا۔ چنانچہ وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کے حکم کو مانیں گے۔ تب وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ درخت اگائے گی۔ شام کو ان کے جانور اس حالت میں لوٹیں گے کہ ان کے کوہان پہلے سے کہیں زیادہ لمبے، اور تھن کامل طور پر بھرے ہوں گے، اور ان کی کوکھیں زیادہ کشادہ ہوں گی۔ پھر وہ کچھ اور لوگوں کے پاس آئے گا اور انہیں اپنے ماننے کی دعوت دے گا۔ وہ لوگ اس کی بات کو رد کر دیں گے۔ پس وہ ان سے واپس لوٹے گا تو وہ قحط سالی کا شکار ہو جائیں گے،ان کے اموال میں سے ان کے پاس کچھ نہیں رہے جائے گا۔ اور وہ کسی ویرانے سے گذرے گا تو اسے کہے گا: اپنے خزانے نکال دے۔ تو اس کے خزانے شہد کی سردار مکھیوں کی طرح اس کے پیچھے چل پڑیں گے۔ پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اس پر تلوار سے وار کرے گا، جو اس کے دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے نشانے پر تیر مارا جاتا ہے۔ پھر اسے بلائے گا تو وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اور وہ ہنس رہا ہوگا۔ پس دجال اسی حال میں ہوگا کہ اللہ تعالی مسیح ابن مریم ؑ کو بھیج دے گا۔ چنانچہ وہ (آسمان سے) دمشق کی مشرقی جانب سفید مینار پر زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے، اپنی ہتھیلیاں دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پانی کے قطرے گریں گے اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح چاندی (یعنی پانی) کی بوندیں گریں گی۔ جس کافر کو بھی ان کے سانس کی بھاپ پہنچے گی وہ مر جائے گا۔ اور ان کی سانس وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ اسے باب لد کے پاس پالیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔ پھر عیسی علیہ السلام ایسے لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا ہوگا۔ پس عیسی علیہ السلام ان کے چہروں پر ہاتھ پھیریں گے اور

انہیں جنت میں ملنے والے ان کے درجات بتائیں گے۔ پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسی ؑ کی طرف وحی کرے گا کہ میں نے اپنے کچھ بندے ایسے نکالے ہیں جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں۔ لہٰذا تو میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر ان کی حفاظت فرما۔ اور اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا، وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ان کا پہلا گروہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا اور اس کا پورا پانی پی جائے گا۔ اور ان کا آخری گروہ وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔ عیسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھی محصور ہوں گے یہاں تک کہ ان کو بیل کی سری (بھوک کی وجہ سے) تمہارے آج کے سو دینا سے بہتر معلوم ہوگی۔ پس اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا جس کی وجہ سے وہ سب دفعتاً ایک جان کی طرح مر جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت جگہ بھی ایسی نہیں پائیں گے جو ان کی (لاشوں کی) گندگی اور بدبو سے خالی ہو۔ لہٰذا اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کے مثل بڑے پرندے بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ کو منظور ہوگا، وہاں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائے گا جو ہر گھر اور خیمے تک پہنچے گی اور ساری زمین کو دھو کر آئینے کی طرح صاف وشفاف کردے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل اگا اور اپنی برکت واپس لا۔ پس اس وقت ایک گروہ ایک انار سے کھائے گا اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گا، اور دودھ میں اتنی برکت ڈال دی جائے گی کہ ایک دودھ والی اونٹنی ایک جماعت کو کافی ہو جائے گی، ایک دودھ والی گائے لوگوں کے ایک قبیلے کو کافی ہوگی اور ایک دودھ والی بکری لوگوں کے ایک گھرانے کو کافی ہوگی۔ پس وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ان لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے لگے گی، پس وہ ہر مومن اور مسلمان کی روح قبض کرلے گی۔ (اس کے بعد) صرف بد ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو اس زمین پر گدھوں کی طرح علانیہ لوگوں کے سامنے عورتوں سے جماع کریں گے۔ لہٰذا انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔]

دجال کا خروج قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، جیسا کہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ ان غیبی أمور میں سے ہے جس پر رسول اللہ ﷺ کی دی ہوئی خبر کے مطابق ایمان لانا اور اس کی تصدیق کرنا واجب ہے۔ اسی لیے دجال کی مکمل صفت بیان کر دی گئی ہے تاکہ مسلمانوں پر اس کا معاملہ واضح رہے۔ لوگوں کی آزمائش کے لئے اللہ رب العالمین نے اسے بہت سے اختیارات اورخوارق سے نوازا ہے، مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر وہ ساری دنیا کا چکر لگائے گا اور اس کا خاتمہ عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ہوگا۔ پھر اس کے بعد قیامت کی ایک اور نشانی کے طور پر یاجوج ماجوج کا ظہور ہوگا، جو دنیا کو فتنہ وفساد سے بھر دیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام اور مومنین اللہ رب العالمین سے گریہ وزاری میں لگ جائیں گے یہاں تک کہ اللہ رب العالمین انهیں ان سے نجات دے گا۔ اور ان بڑی بڑی نشانیوں کے بعد قیامت قائم ہوگی، جب کہ اللہ رب العالمین مومنین کی روحوں کوقبض کر لیا ہوگا اور قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی۔